رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون ۲۵۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ,,
سہ ماہی ۷ ,,
ماہوار ۲½ ,,

یوم پنجشنبہ
یکم محرم الحرام سنہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۳۹/۵ | ۴ اخاء سنہ ۱۳۳۰ ہش | ۴ اکتوبر سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۲۹

حضرت امیر المومنین بخیریت نوشہرہ پہنچ گئے

نوشہرہ ۳ اکتوبر۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بذریعہ تار نوشہرہ سے اطلاع دی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ اہل و عیال بخیریت نوشہرہ پہنچ گئے ہیں۔

پنڈت نہرو کا نیا عزم

نئی دہلی۔ پنڈت نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان کی فرقہ پرست جماعتیں فسطائی جماعتیں ہیں اور وہ اس فرقہ واریت کو ختم کر کے ہی دم لیں گے۔

سلامتی کونسل کشمیر سے فوجیں نکلوانے کیلئے سخت کارروائی کرے

لنڈن ۳ اکتوبر۔ مشہور برطانی جریدہ لنڈن ٹائمز نے مطالبہ کیا ہے کہ سلامتی کونسل ریاست جموں و کشمیر کو فوجوں سے خالی کرانے کے سلسلے میں جلد کوئی سخت کارروائی کرے ۔۔۔ ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ کے فوراً بعد اقوام متحدہ جرأت سے کام لے اور کسی فریق کی خوشی یا ناخوشی کا خیال نہ کرے۔ کیونکہ حالات اتنے نازک اور کشیدگی اتنی بڑھ گئی ہے کہ زیادہ بین الاقوامی نگرانی کی ضرورت ہے۔ سلامتی کونسل کو چاہیئے کہ صرف ریاست ہی سے ہی فوجیں ہٹانا نہیں بلکہ لاہور اور امرتسر کی سرحدوں سے بھی بہت جلد فوجیں واپس کرانی چاہئیں۔

کشمیر کی نام نہاد اسمبلی کا پہلا اجلاس

نئی دہلی ۳ اکتوبر۔ خبر ملی ہے کہ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد آئین ساز اسمبلی کا اجلاس ۳۱ اکتوبر کو سری نگر میں ہوگا۔ اسی تاریخ کو شیخ عبد اللہ کے برسر اقتدار آنے کی چوتھی سالگرہ ہوگی۔ اب تک ۷۵ میں ۵۹ نشستیں شیخ عبد اللہ کے حواری بلا مقابلہ حاصل کر چکے ہیں۔ گویا انہیں اتنی اکثریت حاصل ہے کہ جو من میں آئے کر سکیں۔ قیاس غالب ہے کہ باقی سولہ نشستیں حزب مخالف پرجا پرشید پارٹی لے جائے گی لیکن انہیں بھی ناکام کرنے کیلئے ہر ممکن دباؤ ڈالا اور ہر سخت سے سخت قدم اٹھایا جا رہا ہے تاکہ شیخ عبد اللہ کو من مانی کرنے کیلئے کھلا میدان مل جائے۔

عرب لیگ کا اجلاس

سکندریہ ۳ اکتوبر۔ آج یہاں عرب لیگ کا ساتواں اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں سات عرب ممالک نے شرکت کی۔ دیگر مسائل کے علاوہ لیگ اپنے اس اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کرے گی کہ سلامتی کونسل میں پاکستان کی رکنیت اور مراکش کی آزادی کے متعلق کوئی متحدہ پالیسی اختیار کی جائے۔

مرکزی اسمبلی کیلئے پنجاب کے مسلم لیگی ارکان
مرکزی پارلیمنٹری بورڈ چنے گا

لاہور ۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب مسلم لیگ نے مرکزی اسمبلی کے لئے پنجاب کی چھ نشستوں کا معاملہ مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمنٹری بورڈ پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ جن چھ امیدواروں کو چاہے ۳۰ درخواست دہندوں میں سے انتخاب کر لے۔ یاد رہے کہ مرکزی بورڈ کا اجلاس ۱۱ اکتوبر کو کراچی میں منعقد ہوگا۔
پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے یہ فیصلہ اتفاق رائے سے کیا۔

آج تمام برطانی کاریگر ابادان سے لنڈن روانہ ہو گئے

ابادان ۳ اکتوبر۔ آج تمام کے تمام برطانی کاریگر جنہیں ۴ اکتوبر تک آبادان سے نکل جانے کا نوٹس دیدیا گیا تھا لنڈن کیلئے روانہ ہو گئے۔ یہ برطانی کروزر ماریشس کے ذریعہ آج بصرہ پہنچیں گے۔ جہاں سے یہ بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن کو روانہ ہوں گے۔ یہ کروزر دریائے شط العرب کے بیچ دو سو گز کے فاصلے پر کھڑا رہا اور برطانی کاریگر کشتیوں میں سوار ہو کر جن پر ایرانی پرچم لہرا رہے تھے اور اوپر برطانی جٹ طیارے منڈلا رہے تھے کروزر تک پہنچتے رہے۔ ماریشس کے بعد دوسرا جہاز آرسیدہ بصرہ پہنچے گا ۔۔۔ لنڈن۔ آج برطانی وزیر خارجہ مسٹر موریسن نے اس امر کا اعلان کیا کہ برطانیہ جنگ کرنے کی بجائے اقوام متحدہ اور اس کے اداروں پر اعتماد رکھتا ہے۔ آپ نے کہا کہ برطانیہ نے ایران کے تیل کی صنعت کو قومی ملکیت میں لینے کے اصول کو اس لئے تسلیم کیا ہے کہ اس حقیقت کو فوشحالی دیکھا جائے جو ایران کی اقتصادی بہبود کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

پاکستان بیرونی محاصل میں کمی نہیں کر سکتا

جنیوا ۳ اکتوبر۔ کل یہاں تجارت اور بیرونی محاصل سے متعلقہ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے مندوب مسٹر شجاعت علی حسنی نے کہا۔ چونکہ پاکستان بیرونی ملکوں سے کثیر مقدار میں مال درآمد کرتا ہے لہذا اگر وہ بیرونی تجارت کے محاصل میں کمی کرے تو خود کو غیر ملکی کرنسی سے محروم کر دینے کے مترادف ہوگا۔

مدیران جرائد کانفرنس کا آخری اجلاس

بہاولپور ۳ اکتوبر۔ پاکستان مدیران جرائد کانفرنس نے اپنے آخری اجلاس میں کل پاکستان کی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع کی مذمت کی اور متفقہ طور پر ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اس بات کا اظہار کیا کہ کشمیر کے معاملے میں اس کے مفروضہ عزائم قطعی غلط ہیں۔ ان قراردادوں میں جھوٹی خبروں کی مذمت سے متعلق بھی پاس کی گئی جو ہندوستانی اخبارات اور لیڈر پھیلا رہے ہیں۔ اور حکومت پاکستان کو توجہ دلائی کہ وہ ان ریشہ دوانیوں پر کڑی نظر رکھے۔ تمام مدیران جرائد نے متفقہ طور پر اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ حسب پاکستان کی سالمیت، تحفظ اور آزادی کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے اور اس معاملے میں خان لیاقت سے کامل تعاون کریں گے۔

مشرقی پاکستان میں سرکاری فلم سٹوڈیو کا قیام

کراچی ۳ اکتوبر۔ خبر آئی ہے کہ جلد ہی مشرقی پاکستان میں ایک سرکاری فلم سٹوڈیو قائم کیا جائیگا جو تعلیمی، تاریخی اور دستاویزی فلمیں تیار کرنے کے علاوہ دوسرے نجی پروڈیوسروں کو بھی سہولتیں بہم پہنچایا کرے گا۔ اس کے لئے برطانی ماہر اور دوسرا ضروری سامان جلد ہی مشرقی بنگال کو پہنچے گا امریکہ کو جاتے ہوئے مشرقی بنگال کے سیکرٹری تعلیم مسٹر فضل کریم فضلی برطانیہ سے ہو کر گذرے اور یہاں فلمی سٹوڈیو دیکھے اور مذکورہ سکیم کے مطابق متعلقہ شعبوں کا جائزہ لیا۔ چنانچہ جلد ہی نصف درجن کے قریب فلمی ماہر ڈھاکہ پہنچ جائیں گے۔ جنہیں اچھی تنخواہ دی جائیگی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لنڈن کی طرح چاٹگام میں بھی ایک انگلش پبلک سکول کھولا جائے گا۔ چنانچہ اس سلسلے میں بعض برطانی ماہرین تعلیم کو دعوت دی جا چکی ہے۔

سرحد کے زرعی ماہرین کی ایک جماعت
زرعی سروے کیلئے کاغان روانہ ہو گئی

پشاور ۳ اکتوبر۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے زرعی اور فنی ماہروں کی ایک پارٹی وادی کاغان بھیجی ہے جو وادی کاغان کے زرعی سروے کرنے کے علاوہ زمینداروں کے ان مسائل کا بھی جائزہ لے گی جن سے آجکل وہ دوچار ہیں۔ اس پارٹی کو حکومت کی اس سکیم کے ماتحت وادی کاغان بھیجا گیا ہے جو اس نے صوبے میں زیادہ سے زیادہ غلہ پیدا کرنے کے سلسلے میں مرتب کی ہے۔ حکومت سرحد کے دوسرے علاقوں کا بھی اسی طرح سروے کرائے گی۔ اس وقت وادی کی سب سے زیادہ پیداوار مکی، دھان اور جو کی ہوتی ہے۔ اور کافی مقدار میں آلو، ٹماٹر، بھی پیدا ہوتا ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے طبع کرا کر بیکن بلڈنگ لاہور سے شائع کیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی کی شہادت

ضلع ہزارہ میں ۲ دو احمدیوں کا قتل

(از مکرم حمید قریشی صاحب)

اکیس ۲۱ ستمبر بروز جمعہ صبح سویرے دریائے سرن کے کنارے بڑی بے دردی سے منشی عبدالغفور صاحب اور ان کے سات سالہ بچے عبداللطیف کو قتل کر دیا گیا۔ اس سے قبل بھی دو مرتبہ آپ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا۔ اور دشمن آپ کو دونوں مرتبہ اپنی طرف سے مار کر فرار ہو گئے تھے۔ مگر آپ خوش قسمتی سے دونوں مرتبہ بچ گئے۔ پچھلے حملہ میں آپ کا بازو دو تین جگہ سے ٹوٹ گیا تھا۔ باقی جسم پر بھی شدید ضربات آئی تھیں۔ جس کے نتیجہ میں آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے تھے۔ اور دشمن اپنے آپ کو کامیاب سمجھ کر بھاگ گیا

آپ موضع تمر کھولہ ڈاکخانہ بہر کنڈ تحصیل مانسہرہ کے رہنے والے تھے۔ وہیں سے آپ دس برس کی عمر میں قادیان تشریف لا کر ۱۹۰۶ء میں بیعت ہوئے۔ آپ کو قادیان کی پیاری بستی سے اس قدر محبت پیدا ہوئی۔ کہ آپ نے اپنے بڑے بھائی حکیم نظام جان صاحب کو قادیان آنے کی تحریک کی جو ایک مرتبہ قادیان آ کر پھر یہیں کے ہو رہے۔ اور ہجرت تک وہیں مقیم رہے۔ آپ کی اپنے گاؤں کے علاوہ قادیان میں بھی ایک لاکھ کی جائداد زمین اور مکانات کی صورت میں تھی۔ دریائے سرن سے پار دو گاؤں، مصر اور ماڑی میں ایک لمبا سلسلہ اراضی تھا۔ جو آٹھ سو گھماؤں پر پھیلا ہوا تھا۔ اور جس کا ایک سرا اگر ضلع ہزارہ سے لگتا تھا تو دوسرا سرا ریاست امب سے جا ملتا تھا۔ اس کے علاوہ دریائے سرن کے کنارے آپ کی چار پن چکیاں بھی تھیں۔ جس کی وجہ سے ارد گرد کے علاقے کو کافی آرام تھا۔

ایک وقت میں آپ کا خاندان اپنے گاؤں کا ایک ممتاز خاندان تھا۔ جو سارے گاؤں کا مالک تھا۔ اور جس کے افراد ارد گرد کی ریاستوں کے مشیر یا وزیر بھی تھے۔ چونکہ آپ کے خاندان نے زمینداری کو چھوڑ کر زراعت کو چھوڑ کر تجارت یا ملازمت کی طرف توجہ دینی شروع کر دی تھی۔ آپ مانسہرہ کچہری میں محرر تھے۔ آپ کے بڑے بھائی حکیم نظام جان صاحب قادیان میں مقیم تھے۔ تایا زاد بھائی منشی محمد زمان ریاست کے مشیر تھے۔ خلیل الرحمن بھی ریاست میں کام کرتے تھے۔ اس لئے گاؤں کی جائداد آہستہ آہستہ غیروں کے قبضہ میں [illegible] تھی ... وہ چھڑا لی گئی۔ اور جو صحیح ہو سکتی تھی۔ اس کی طرف توجہ نہ دی جا سکی۔ جس کے نتیجہ میں آپ کا خاندان اپنے گاؤں سے ساری زمین کھو بیٹھا۔

آپ کے مطالبے کے باوجود آپ کو گاؤں میں زمین خریدنے کی اجازت نہ ملی۔ گاؤں والوں کو آپ کے خاندان کے ہاتھ زمین فروخت کرنے سے منع کر دیا گیا۔ اس پر آپ نے دریا سے پار زمین خریدنی شروع کی۔ اور پار کے دونوں گاؤں مصر اور ماڑی خرید لئے۔

جب آپ کا پوسٹ مارٹم ہوا تو ڈاکٹر نے حیرت اور مسرت سے کہا کہ میں نے آج تک اتنے بڑے دل والا کوئی شخص نہیں دیکھا تھا۔ آپ کو مسلسل حملوں اور سازشوں نے بے پروا بنا دیا تھا اور آپ کبھی بھی فکر مند اور غمگین نہ ہوتے تھے۔

آپ روزانہ اذان سے ~~پہلے اٹھتے~~ اپنے نوکر کو ہمراہ لے کر دریا سے پار پن چکیوں پر چلے جاتے نماز فجر وہیں ادا کرتے۔ اور اس عرصہ میں چھوٹا لڑکا عبداللطیف چائے لے کر وہاں پہنچ جاتا۔ دونوں ناشتہ کرتے۔ اور زمین کی دیکھ بھال کے بعد گاؤں کو لوٹتے

۲۱ ستمبر کی صبح کو آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ جس سے آپ اور آپ کا لڑکا شہید ہو گئے۔ قاتل دونو کو بے دردی سے قتل کر کے بھاگ گئے اور لاشوں کی نگرانی آپ کا گھریلو کتا کر رہا تھا۔ جو کبھی عزیز عبداللطیف کی ٹوپی اور بوٹ کی طرف بھاگتا۔ کبھی عزیز کی لاش کی طرف جاتا۔ اور کبھی منشی عبدالغفور صاحب کی لاش کی طرف۔

اس وقت مقدمہ مانسہرہ کی عدالت میں چل رہا ہے۔ بذریعہ تار آپ کے تمام لواحقین کو خبر دی گئی۔ عبدالعزیز صاحب فرزند اکبر منشی صاحب مرحوم بذریعہ جہاز تہران سے لاہور آئے۔ گھر میں عبداللطیف کے علاوہ ایک ہی لڑکا عبدالحمید یا آپ کا داماد محمد عبداللہ جان پسر حکیم نظام جان صاحب موجود تھے۔

گاؤں والوں اور مانسہرہ کی جماعت نے جس بھائی بندی کا ثبوت دیا اور پولیس والوں اور پوسٹ مارٹم کی جو انتہائی کوششیں کیں، وہ سلسلہ احمدیہ کی اصل روح کو تازہ اور زندہ کرنے والی تھیں۔ خدا تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے آمین

آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ۔ چار لڑکیاں ۴ (۳) اور تین لڑکے چھوڑے ہیں۔ ایک لڑکا عبدالرشید اس وقت کوئٹہ میں ملٹری میں انڈر ٹریننگ تھا۔ اسے اس سانحہ کی اطلاع نہ دی گئی تھی کہ کہیں اس صدمہ سے اس کی ٹریننگ نامکمل نہ رہ جائے۔ صرف عبدالعزیز اور بڑی لڑکی حمیدہ بیگم شادی شدہ ہیں باقی بچے ابھی چھوٹے ہیں۔

آپ کو احمدیت کی بناء پر نہیں بلکہ اپنے ہی رشتہ داروں نے آپ کی بڑھتی ہوئی جائیداد کی بناء پر قتل کر دیا ہے۔ سب بھائیوں سے گذارش ہے کہ وہ آپ کے اور لڑکے عبداللطیف کے درجے بلند بلند کرنے کے لئے دعا فرمائیں ؛؛

کلیساؤں پر کیا گزری صنم خانوں پہ کیا گزری

(از مکرم عمر علی صاحب)

نہ پوچھ اے دل بہار آئی تو دیوانوں پہ کیا گزری
سر محفل حضور شمع، پروانوں پہ کیا گزری

بہ ہنگامِ ندائے مہدیٔ دوراں، مسیحِ وقت
فدایانِ محمدؐ کے گریبانوں پہ کیا گزری

خوشا ایں دم نویدِ خدمتِ دینِ محمدؐ ہے
خدا جانے کہ خوابیدہ مسلمانوں پہ کیا گزری

پئے ارشادِ پیغمبر، زمانِ فیجِ اعوج میں
محمدؐ کے خزاں دیدہ، گلستانوں پہ کیا گزری

بلادِ مرکزِ تثلیث میں تکبیر کا نعرہ
کلیساؤں پہ کیا گزری، صنم خانوں پہ کیا گزری

ظہورِ مہدیٔ مسعود سے عمر علی دیکھا!
نئی تہذیب کے روشن شبستانوں پہ کیا گزری

شکریہ بزرگان و احباب!

عزیزم حمید اختر سلمہٗ کی شادی پر جن بزرگان نے علی الخصوص سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز و دیگر افراد خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب سلسلہ نے محبت سے پُر اور عزت افزا پیغامات سے احقر کو نوازا ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ فرداً فرداً ان کرم فرماؤں کی خدمت میں شکریہ عرض کر سکوں۔ تاہم مجموعی طور پر اخبار کے ذریعہ سب کی خدمت میں شکریہ کے ساتھ دعا کے لئے عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو اسلام اور سلسلہ کے لئے نیز جمیع متعلقین کے لئے ہر طرح کی برکات اور حسنات دارین کا موجب بنائے۔ یہ حقیقت ہے کہ میں تمام ان احسانات اور تلطفات کا جو میرے پیارے آقا کی طرف سے مجھ ناچیز پر ہمیشہ رہتے ہیں کسی طرح بھی شکریہ کرنے سے عہدہ برا نہیں ہو سکتا۔ اللہ تبارک و تعالےٰ آنحضور کے مدارج مناصب اور مناقب میں بیش از بیش رفعت و ترقی عطا فرمائے اور حضور کی صحت اور عمر میں برکت بخشے۔ (آمین)

خاکسار۔ غلام محمد اختر۔ پرسنل آفیسر ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور

خدام الاحمدیہ!

(۱) سالانہ اجتماع میں جوق در جوق شامل ہو کر اپنے مرکز۔ اپنی مجلس اور اپنے مقدس امام سے محبت و عقیدت کا ثبوت دیں (۲) اجتماع کا چندہ بہت کم آ رہا ہے حالانکہ انتظامات کیلئے اخراجات کی فوری ضرورت ہے لہٰذا اپنا چندہ جلد سے جلد ادا فرمائیں (۳) اجتماع میں شامل ہونے والے اور مختلف مقابلوں میں حصہ لینے والے خدام کے نام فوراً مرکز میں ارسال فرمائیں۔

ہر خادم احمدیت کا فرض ہے کہ وہ خود بھی اجتماع میں شامل ہو اور دیگر خدام کو بھی شمولیت کی تحریک کرے۔

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۴ اکتوبر ۱۹۵۱ء

روحانی بارش

صدر امریکہ نے ۳۰۰ مذہبی لیڈروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "انسان کی سب سے بڑی قوت اللہ تعالےٰ کے ایمان پر انحصار رکھتی ہے۔ اور اشتراکیت جو اس ایمان کو تباہ کر دینا چاہتی ہے انسانی جدوجہد کے لئے عظیم خطرہ ہے"۔

اس پر انگریزی معاصر سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "دورِ جدید کے انسان کی عظیم ترین افسوسناک بیماری یہی ہے۔ کہ اخلاقی اور روحانی اقدار پر اس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی ہے۔ جس کی وجہ موجودہ مادی علوم کی غیر معمولی ترقی ہے۔ مگر اشتراکیت اس مادی فلسفہ حیات کی ایک انتہائی صورت ہے۔ حقیقی خطرہ انسان جدید کے مادی رجحانات ہیں۔ اور جب تک یہ غیر متغیر رہیں گے اشتراکیت کی پیداوار کے لئے موزوں زمین مہیا کرتے رہیں گے۔ معاشرتی عدل، عوامی معیار حیات کی بلندی پست علاقوں کی ترقی زیادہ سے زیادہ اشتراکی جراثیم کی پرورش گاہیں ہی مہیا کر سکتے ہیں۔ ان کو ہلاک نہیں کر سکتے۔ خدا تعالےٰ پر بعث بعد الموت۔ اور ما بعد الموت زندگی میں اپنے اعمال کی مسئولیت پر جو مذہب کے ستون ہیں ایمان ہی ان جراثیم کے قلع قمع کرنے والی موثر ڈی ڈی ٹی ثابت ہو سکتی ہے۔

غیر ترقی یافتہ علاقوں کو امداد کے پروگرام کے ساتھ ساتھ اشتراکیت کے اس بنیادی فلسفہ پر براہ راست حملہ بھی کیا جانا ضروری ہے۔ جس کی بنیاد ایک ایسے معاشرہ پر ہو۔ جو اخلاقی اقدار پر قیام رکھتا ہو۔ اور جس کی جڑیں اللہ تعالےٰ کے ایمان میں مضبوط گڑی ہوں۔

جمہوریتوں کی سب سے بڑی برائی یہی ہے کہ وہ عملاً ہر لحاظ سے اللہ تعالےٰ کے ایمان سے ویسی ہی بے نیاز ہیں جیسی کہ اشتراکیت ہے صرف اتنا فرق ہے کہ وہ زبان سے ضرور اللہ تعالےٰ کی پرستش کرتی ہیں"۔

سول ملٹری گزٹ لکھتا ہے

"پاکستان اس کمی کو پورا کرنے کا عزم رکھتا ہے اور معاشرہ کو ایمانی بنیاد پر تعمیر کرنا چاہتا ہے۔ جس میں حکمران اور محکوم خدا ترسی کے حامل ہوں گے۔ صدر ٹرومین کے لئے ایسی ایمانی ریاست جو اللہ تعالےٰ کے ایمان میں ڈوبی ہوئی ہوگی کے عروج و عمل کا مطالعہ ممد و معاون ثابت ہوگا۔ خلافت راشدہ ــ جہاں ریاست کا رئیس عوام کے خموم و ہموم کا اپنے تئیں ذمہ دار سمجھتا ہے۔

"مہاتما گاندھی نے برطانوی راج میں کانگرسی وزراء کو صحیح مشورہ دیا تھا کہ انہیں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو اپنا معیار بنانا چاہیئے۔ یہ دو ایسے روحانی درخشندہ ستارے تھے۔ جو رات کا اکثر حصہ تو اللہ تعالےٰ کے نور کی طلب میں صرف کرتے۔ اور دن کو خدمت خلق کے فرائض سرانجام دیتے" (سول ملٹری گزٹ)

کل ہم نے الفضل میں پاکستان کی حکومت اور خلافت راشدہ کے متعلق کچھ عرض کیا تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کا دور خلافت روحانی فیوض کا حامل تھا۔ اور ایسے دور کی تمنا کرنا ہر مسلمان کے شایان شان ہے۔ مگر ہمیں اس حقیقت کو بھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ خلافت راشدہ کا دور جس کو "خلافت علی منہاج نبوت" بھی کہتے ہیں کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ یہ ایک ایسا ادارہ ہے جس کو لانا نہ لانا اللہ تعالےٰ کے اپنے اختیار میں ہے۔ اور ہر مسلمان جو کچھ بھی مذہبی واقفیت رکھتا ہے اس کو معلوم ہونا چاہیئے مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے عالم الغیب حقیقی سے خبر پا کر آخری زمانے میں "خلافت علی منہاج النبوت" کے قیام کی صاف صاف زبردست پیشگوئیاں کی ہوئی ہیں۔

قرآن کریم کا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے کہ جب زمین پر روحانی زندگی کا چشمہ خشک ہو جاتا ہے۔ تو آسمان سے ازسرنو روحانی بارش ہوتی ہے۔ جو اس خشک چشمے کو پھر لبالب بھر دیتی ہے۔ جس سے نہریں نکل نکل کر زمین پر چاروں طرف پھیل جاتی ہیں۔ اور زمین پھر تازہ ہو جاتی ہے۔ بے شک اس بارش کا باعث وہ خواہش بھی ہوتی ہے۔ جو زمین کی حالت زار دیکھ کر سعید روحوں سے بے اختیار اٹھتی ہے۔ مگر ایسی روحوں کی محض خواہش وہ بارش نہیں بن جاتی۔ بلکہ وہ حقیقی بارش ہوتی ہے جو آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ خواہ وہ اس خواہش کے جذب و کشش سے ہی نازل ہوتی ہے۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح مادی بارش کا حال ہے کہ جب انتہائے گرمی کی وجہ سے ہوا پھیل کر خلا کی صورت پیدا کر دیتی ہے۔ اور سمندری ہوائیں جو پانی کے بخارات سے لدی ہوئی ہوتی ہیں اس خلا کو پُر کرنے کے لئے آتی ہیں۔ اور پہاڑوں سے ٹکرا کر زمہریری منطقہ سے چھوتی ہیں۔ اور بخارات منجمد ہو کر بارش بن کر جھلستی ہوئی زمین کو سیراب کر دیتے ہیں۔

جس طرح مادی بارش کو ہم اپنے ظاہری حواس خمسہ سے محسوس کر کے اس کی حقیقت پر یقین لے آتے ہیں۔ اسی طرح سعید روحیں روحانی بارش کو اپنے حواس باطنی سے محسوس کرتی ہیں۔ اور اسی طرح وہ اس کی حقیقت پر ایمان لے آتی ہیں ــ جس طرح ایک ایسا شخص جس کے ظاہر حواس مختل ہو چکے ہوں مادی بارش کو محسوس نہیں کر سکتا۔ اسی طرح وہ روح بھی جس کے باطنی حواس کند ہو چکے ہوں روحانی بارش کو محسوس نہیں کر سکتی۔ اکثر انبیاء علیہم السلام کے الہامی کلام میں روحانی بارش کی مثال مادی بارش کے ساتھ دی گئی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی یہ مثال بیان فرمائی ہے۔ اور قرآن کریم میں بھی اس عظیم مثال کا کئی طریقوں سے ذکر آیا ہے۔

یہ درست ہے جیسا کہ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے فاضل تبصرہ نگار نے فرمایا ہے۔ کہ آج انسان جدید کے مادی رجحانات سب سے بڑا خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ اور نہ صرف اشتراکیت ہی بلکہ خود جمہوریتیں بھی مرض الحاد میں مبتلا ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ پر اس کا ایمان بھی صرف زبانی ہے۔ مگر اب سوال صرف یہ نہیں ہے کہ ہمیں اللہ تعالےٰ پر حقیقی ایمان پیدا کرنا چاہیئے۔ بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ ایسا ایمان پیدا کرنے کے ذرائع کیا ہیں؟

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے محض تمنائیں یہ ایمان نہیں پیدا کر سکتیں۔ جس طرح محض ہوا کا خلا بارش پیدا نہیں کر سکتا۔ اور جب تک سمندر کی ہوائیں جو بخارات سے لدی ہوئی ہوں خلا کو پُر کرنے کے لئے نہ آئیں۔ اس وقت تک بارش نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جب تک ہمارا روحانی خلا پُر کرنے کے لئے روحانی گھٹائیں نہ امڈ آئیں۔ اللہ تعالےٰ پر وہ حقیقی ایمان پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو موجودہ الحادی رجحانات کے خطرناک نتائج سے انسان کو بچا سکتا ہے۔ بے شک آج دنیا روحانی پانی کو ترس رہی ہے۔ پیاسی روحیں پکار رہی ہیں۔ اور یقیناً یقیناً اس روحانی خلا کے پُر کرنے کے لئے روحانی پانی سے لدی ہوئی ہوائیں چل چکی ہیں۔ اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی ہے مگر جو پانی پتھریلی زمین پر گرے گا وہ ادھر ادھر بہ جائے گا۔ جو اچھی زرخیز زمین ہوگی وہ لہلہائے گی۔ اور اس ایمان کی فصل پیدا کرے گی جس کی تمنا صدر امریکہ ٹرومین کو ہے مگر وہ نہیں جانتا کہ وہ بارش شروع ہو گئی ہے کیونکہ اس کی روح بھی مادی رجحانات کی تہ میں بے حس پڑی ہے۔

فون کے کرائے کا نیا طریق

محکمہ فون نے خریداروں کے نام ایک نوٹس جاری کیا ہے کہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۱ء سے علاوہ کرایہ لائن کے ہر کال (زائد دے) کی قیمت ۲ آنے ادا کرنی ہوگی پہلے جملہ کرایہ معہ لائن کے کرایہ کے ڈسکونٹ وغیرہ کاٹ کر ۴۰ روپے بالمقطع پڑتے تھے۔ اب ۲۱ روپے تو بالمقطع بطور کرایہ لائن وغیرہ ادا کئے جائیں گے۔ اور فی کال ۲ آنے کے حساب سے بقایا ۲۱ روپیہ میں کل ۵ کالیں آپ روزانہ کر سکیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ پہلے سے زیادہ کرایہ ادا نہیں کر سکتے تو اب پانچ کالوں کے بعد آپ کا فون بالکل بیکار پڑا رہے گا۔ مگر اس کے باوجود محکمہ فون لائن کا پورا کرایہ وصول کرے گا۔

اگر آپ بہت دل گردے والے ہوئے اور فون پر بے دریغ خرچ کرنے سے نہ ہچکچائے تو محکمہ فون مہینہ بھر میں آپ کی جیب یا تجوری میں سے وافر حصہ اپنے خزانہ میں منتقل کرے گا۔ اور محکمہ روز بروز زیادہ سے زیادہ امیر ہوتا چلا جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ جس طرح بعض ڈاکٹر غریبوں کا علاج مفت کرتے ہیں۔ یہ محکمہ بھی غریب قوموں اور غرباء کے لئے مفت فون سروس جاری کرنے کے قابل ہو جائے۔ مگر پھر خیال آتا ہے کہ یہ بھی تو ممکن ہے کہ زیادہ خریدار روزانہ پانچ کالوں کی بجائے صرف ایک یا دو کالوں پر آ جائیں۔ اور پھر روزانہ کی بجائے دوسرے یا تیسرے دن یا ہفتہ میں ایک بار کا عمل جاری ہو جائے۔ اور اس طرح محکمہ کا خزانہ ہی خالی ہو جائے؟

افسوس ہے کہ ہم اس طریق کی مصلحت کو نہیں سمجھ سکے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض غیر ضروری کالیں رک جائیں گی اور ورک کم ہو جائے گا۔ مگر اتنے سے فائدہ کے مقابلہ میں پبلک کو جو دقتیں پیش آئیں گی وہ بہت زیادہ ہیں۔ اول تو شاید ہر خریدار کو ایک مقفل صندوقچی بنوانا پڑے گی۔ تاکہ کوئی دوسرا استعمال نہ کرے۔ اور ناحق دونی دینی پڑ جائے تو مقفل ہے کسی نے بلایا ہے چابی ملتی نہیں ادھر ادھر تلاش کر کے ہار کر بیٹھ جاتے ہیں گھنٹی بجتی چلی جا رہی ہے مگر کچھ نہیں کر سکتے۔ یا پھر مفت دوسروں کی جگہ دونیاں دینے کے لئے تیار رہیں۔ بعض دفعہ آپ بازار میں جا رہے ہوتے ہیں۔ آپ کو اچانک یاد آتا ہے۔ کہ فلاں شخص کو ابھی پیغام نہ دیا تو سخت نقصان ہوگا۔ آپ کسی دوکان پر جاتے ہیں جہاں فون لگا ہے۔ دوکاندار انکار کر دیتا ہے کہ ہم سے حساب نہیں رکھا جا سکتا معاف کیجئے۔ پھر ان لوگوں کی دقت ملاحظہ ہو۔ جہاں دو دفتروں میں صرف ایک فون ہے۔ ایک منشی الگ فون کا حساب کتاب رکھنے کے لئے رکھنا پڑے گا۔ پبلک کے لئے اور بھی ہزاروں دقتیں پیدا ہوں گی اس کے خلاف پبلک کو ضرور آواز اٹھانی چاہیئے

احادیث النبیؐ

اپنے دل و دماغ اور اعمال کی اصلاح کرو

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے)

حدیث :۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ لاینظر الی صُوَرِکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم (مسلم)

ترجمہ :۔ ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ اے مسلمانو اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کی طرف دیکھتا ہے۔

تشریح :۔ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایسی دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی نعمت ہونے کے باوجود بعض اوقات عورتوں اور مردوں میں بھاری فتنہ کا موجب بن جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک جسمانی حسن وجمال ہے۔ جو عموماً عورتوں کے لئے فتنہ کی بنیاد بنتا ہے۔ اور دوسرے مال و دولت ہے۔ جو بالعموم مردوں کو فتنہ میں مبتلا کرتا ہے۔ ان دو باتوں کو مثال کے طور پر سامنے رکھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ بے شک یہ دونوں چیزیں خدا کی پیدا کی ہوئی نعمتیں ہیں۔ مگر مسلمانوں کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔ کہ کسی انسان کی قدر و قیمت کو پرکھنے کے لئے خدا تعالیٰ عورتوں کے حسن اور مردوں کے مال کی طرف نہیں دیکھتا۔ بلکہ ان دونوں کے دلوں اور دماغ کی طرف دیکھتا ہے۔ جو انسانی خیالات اور جذبات کا مبدأ و منبع ہیں۔ اور پھر وہ ان کے اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔ جو ان خیالات اور جذبات کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

اس حدیث میں جو قلب کا لفظ بیان ہوا ہے۔ اس سے دل اور دماغ دونوں مراد ہیں۔ جنہیں انگریزی میں ہارٹ اور مائینڈ کہتے ہیں۔ کیونکہ قلب کے لفظی معنی کسی نظام کے مرکزی نقطہ کے ہیں۔ اور دل اور دماغ دونوں اپنے اپنے دائرہ میں جسمانی نظام کا مرکز ہیں۔ دماغ ظاہری احساسات کا مرکز ہے۔ اور دل روحانی جذبات کا مرکز ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس جگہ قلوب اور اعمال کا لفظ استعمال کرکے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ بے شک جسمانی حسن اور ظاہری مال و دولت بھی خدا کی نعمتیں ہیں۔ اور انسان کو ان کی قدر کرنی چاہیئے۔ لیکن وہ چیز جس کی طرف خدا تعالیٰ کی نظر ہے۔ انسان کا قلب اور اس کے اعمال ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ جمال اور مال اور دنیا کی دوسری نعمتوں پر فخر کرنے کی بجائے اپنے دل و دماغ کی اصلاح اور اپنے اعمال کی درستی کی فکر کرے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ انسان کے قلب اور اس کے اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔ اس سے صرف یہی مراد نہیں کہ قیامت والے حساب کتاب میں انہی چیزوں کو وزن حاصل ہوگا۔ بلکہ ان الفاظ میں یہ اشارہ کرنا بھی مقصود ہے۔ کہ اس دنیا میں بھی حقیقی وزن دل کے جذبات اور دماغ کے احساسات اور جوارح کے اعمال کو حاصل ہے۔ حق یہ ہے کہ جس قوم کے افراد کو یہ نعمت حاصل ہو جائے۔ یعنی ان کا دل اور ان کا دماغ اور ان کے ہاتھ پاؤں ٹھیک رستہ پر چل پڑیں۔ اس کی ترقی اور اس کے لئے نعمتوں کے حصول کو کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ (چالیس جواہر پارے)

یاد ایام ۴۳

آج سے تینتالیس سال قبل

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک ڈائری

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد میں تشریف فرما ہو کر یا سیر کے دوران میں جو ارشادات فرمایا کرتے تھے۔ وہ اخبار بدر میں "ڈائری۔ القول الطیب" کے عنوان سے شائع ہوا کرتے تھے۔ ذیل میں حضورؑ کی ایک ڈائری افادۂ احباب کے لئے شائع کی جاتی ہے :۔

ایک مخلص بھائی نے اپنا قصہ سنایا۔ کہ ایک نواب ریاست نے جو شیعہ ہے۔ ان سے آپ کے بارے میں چند سوال کئے۔ اور ان کے میں نے یہ جواب دیئے "مرزا صاحب کا آل نبیؐ کے بارے میں کیا عقیدہ ہے۔ ہم سنتے ہیں۔ کہ وہ ان کی توہین کرتے ہیں"۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ ان کا ایک شعر ہے ؎

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

"دوم یہ کہ یزید کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے"۔ انہوں نے یہ شعر پڑھا ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

جب اس طرح کوئی اعتراض کا موقعہ نہ پایا۔ تو پوچھا کہ تم ان کے نہ ماننے والوں کو کیا سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا۔ کہ جو مہدی موعود کے مخالفین کو سمجھنا چاہیئے۔ اور جو کچھ اہل سنت و شیعہ سمجھتے ہیں۔ پوچھا کہ رسالت کے مدعی ہیں؟ انہوں نے کہا۔ کہ ان کا ایک شعر ہے ؎

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

اس پر دوسرے روز فرمایا۔ کہ اسکی تشریح کر دینا تھا۔ کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے۔ جو صاحب کتاب ہو۔ دیکھو جو امور سماوی ہوتے ہیں۔ ان کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہیئے۔ اور کسی قسم کا خوف کرنا اہلِ حق کا قاعدہ نہیں۔ صحابہ کرام کے طرزِ عمل پر نظر کرو۔ وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے۔ اور جو کچھ ان کا عقیدہ تھا۔ وہ صاف صاف کہہ دیا۔ اور حق کہنے سے ذرا نہیں جھجکے۔ یہ جبھی تو لا یخافون لومۃ لائم کے مصداق ہوئے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ اصل میں۔ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے۔ کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں۔ اسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں۔ جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے۔ اور نئی کتاب لائے۔ ایسے دعوے کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی نبی ایسے ہوئے ہیں۔ جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے۔ جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو۔ پس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے۔ بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں۔ تو اس کے لئے اور کونسا امتیازی لفظ ہے۔ جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے۔ دیکھو اور لوگوں کو بھی بعض اوقات سچے خواب آجاتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ کوئی کلمہ بھی زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔ جو سچ نکل آتا ہے۔ یہ اس لئے تا ان پر حجت پوری ہو۔ اور وہ یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ ہم کو یہ حواس نہیں دیئے گئے۔ پس ہم سمجھ نہیں سکتے۔ کہ یہ کس بات کا دعویٰ کرتے ہیں۔

آپ کو سمجھانا تو یہ چاہیئے تھا۔ کہ وہ کس قسم کی نبوت کے مدعی ہیں۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے۔ کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو۔ وہ مردہ ہے۔ یہودیوں عیسائیوں۔ ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا۔ تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔ کس لئے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں۔ آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہیئے۔ صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں۔ کہ یہ تو چوہڑے چماروں کو بھی آجاتے ہیں۔ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہونا چاہیئے۔ اور وہ بھی ایسا کہ جس میں پیشگوئیاں ہوں۔ اور بلحاظ کمیت و کیفیت کے بڑھ چڑھ کر ہو۔ ایک مصرعہ سے تو شاعر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح معمولی ایک دو خوابوں یا الہاموں سے کوئی مدعی رسالت ہونے وہ جھوٹا ہے۔ ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اسی لئے ہم نبی ہیں۔ امرِ حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہیئے۔

فرمایا آریہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پوتر نہیں تھی۔ یہ ان لوگوں کی سخت غلطی ہے۔ کیونکہ پاک ناپاک ہونا بہت کچھ دل سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اس کا حال سوائے اللہ کے اور کسی کو معلوم نہیں۔ پس پاک وہ ہے۔ جس کے پاک ہونے پر خدا گواہی دے۔ دیکھو ابوجہل نے مباہلہ کیا تھا۔ کہ جو ہم میں افسد القوم اور قطع الرحم ہو۔ اسے ہلاک کر۔ وہ اسی روز ہلاک ہو گیا۔ ایسا ہی خسرو پرویز۔ وہ تو خدا کی بات ہے۔ خود اس کے گھر میں ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام سے مباہلہ کیا۔ مدت مقررہ کے اندر مر کر گواہی دے گیا۔

پھر اسی آریہ نے لکھا ہے۔ کہ الہامی کتاب وید ہی ہے۔ جس سے اللہ کے اعلیٰ درجہ کے اخلاق ظاہر ہوں۔ فرمایا۔ یہ سچ ہے۔ کہ اس میں بھی اسلام ہی کی فتح ہے۔ یہ آریہ اللہ کے رحیم و غفور ہونے کے قائل ہیں۔ حالانکہ ان میں سے کوئی مقدمہ میں پھنس جائے۔ تو یہ دل سے چاہتا ہے۔ کہ خواہ میں نے قصور کیا۔ مجھے حاکم بخش دے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کی فطرت چاہتی ہے۔ کہ اس کا حاکم غفور رحیم ہے۔ پھر باوجود اس کے اللہ کی اسی صفت سے انکار ایک ہٹ دھرمی ہے۔

۳ر مارچ۔ بوقت عصر فرمایا۔ کوئی تحریری بیعت کرے یا ہاتھ پر۔ اس میں چنداں فرق نہیں۔ بلکہ اکثر حصہ ہماری جماعت کا وہی ہے۔ جس نے تحریر کے ذریعہ بیعت کی ہے۔ مطلب تو یہ ہے۔ کہ جو اقرار کیا ہے۔ اس پر ثابت قدم رہیں۔ صاحبزادہ عبد اللطیف کابلی کی مثال موجود ہے۔ کہ جان دیدی۔ مگر اپنی بات کے پکے رہے۔ دوسری طرف بعض ملاں ہیں۔ جو ہمیں لکھتے ہیں۔ کہ ہماری مسجد چھینی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ ایک معمولی بات ہے۔ ارض اللہ واسعۃ اللہ تعالیٰ کو رزاق سمجھیں۔ تو پھر کوئی مشکل نہیں پیش آتی۔ بدر ۵ر مارچ ۱۹۰۸ء

امتحان لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے امتحان کی تاریخ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۵۱ء مقرر کی گئی ہے۔ اور اس کے لئے قرآن مجید کے چوتھے پارے کا ترجمہ اور کتاب تبلیغی خط مؤلفہ جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ اسی لئے بہنیں اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کی کوشش فرماویں۔ امتحان دینے والی ممبرات کے نام ۸ر اکتوبر تک دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں پہنچ جائیں۔

(سکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اذکروا موتٰکم بالخیر

خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم آف ڈیرہ دون

خواجہ مبارک احمد صاحب ابن خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم

والد مرحوم تقریباً دس سال ہوئے ۱۹۴۲ء میں فوت ہوئے۔ چونکہ ان کے حالات پہلے اخبار میں شائع نہیں ہوئے۔ اور آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ لہذا آپ کے مختصر حالات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

میرے والد مرحوم کا اصلی وطن ضلع جہلم تحصیل چکوال تھا۔ آپ ایک تجارتی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ ابتداء ہی سے آپ کو دینی معاملات میں دلچسپی تھی اور جوانی کے زمانے سے ہی آپ نماز روزہ کے پابند تھے۔ بیعت سے قبل اہلحدیث فرقہ سے دلچسپی رکھتے تھے لیکن آپ کے بڑے بھائی (خواجہ محمد امین صاحب مرحوم) جن کا شمار بفضلِ خدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین سو تیرہ صحابہ کرام میں ہے پہلے تحقیق حق کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آچکے تھے۔ ان کے ذریعہ آپ کو تحقیق کرنے میں بڑی مدد ملی۔ اگرچہ آپ نے ابھی بیعت نہ کی تھی۔ لیکن اپنے ارد گرد کے اصول کو مختلف عقائد باطلہ سے گھرے ہوئے دیکھکر۔ اس طرز عمل سے بیزاری کا اظہار کرتے۔ نیز آپ نے تمام رسوم کی کھلم کھلا مخالفت شروع کر دی تھی اور اسی دوران میں مختلف علماء وقت سے بھی ملے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آپ کو قادیان جاکر حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا فخر حاصل ہوا۔ تقریباً ۱۹۰۷ء میں آپ نے بیعت کی۔

آپ نے احمدیت کو نامساعد حالات میں قبول کیا تھا۔ جب آپ کے اپنے حالات نازک تھے۔ بیعت سے کچھ عرصہ پہلے آپ کی شادی ہو چکی تھی۔ اہل شہر اور رشتہ داروں کی طرف سے مخالفت کا طوفان امڈا چلا آتا تھا۔ مگر آپ کے پائے ثبات میں ذرا بھر لغزش نہ آئی اور تادم مرگ نہایت جوش و خروش سے اس صداقت کو غیروں تک پہنچاتے رہے (اس طرح ہمارے خاندان میں دو صحابہ کرام ہوئے) فالحمد للہ

جوانی کے زمانہ میں حضور کی زیارت نصیب ہوئی۔ اور اسی وقت سے آپ علاوہ پنجوقتہ نماز کے نوافل و تہجد بھی ادا کرنے لگے۔ نمازوں کو نہایت سنوار سنوار کر اور ان کے صحیح اوقات میں ادا کرتے۔ قرآن مجید سے خاص عشق تھا۔ اور باوجود کاروبار میں منہمک ہونے کے قرآن شریف کثرت سے تلاوت فرماتے۔ قرآن مجید کی اکثر آیات آپ کو حفظ تھیں۔

والد صاحب کو بیعت سے شرف یاب ہوئے ابھی چھ ماہ کا عرصہ ہوا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا۔ والد مرحوم بیعت کے بعد برابر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعا کے لئے خطوط لکھتے رہے۔ اور حسب توفیق چندہ کی رقم بھیجتے رہتے آپ فرمایا کرتے تھے کہ محض حضرت اقدس کی ان دعاؤں کیوجہ سے مجھ پر خدا تعالےٰ کا بہت بہت فضل و کرم نازل ہوا۔ ان دنوں میرے دو ماموں صاحبان کے گلے میں ورم کی شکایت ہوئی۔ اور غالباً خنازیر نکل آئے۔ تمام خاندان پریشان تھا۔ والد مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بیماری سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ نشان ٹھہرا۔ کہ جو بیماری کسی طرح دور ہونے میں نہ آئی تھی۔ محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں سے چند دنوں میں جڑ سے ناپید ہو گئی اور ان لوگوں کو بھی خدا تعالےٰ نے احمدیت کی طرف راغب کیا۔ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بیعت نہ کی۔ مگر حضرت خلیفہ اول کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

آپ نے اپنی تمام عمر ایک پُرجوش مبلغ کی طرح گذاری۔ آپ کا مطالعہ نہایت وسیع تھا۔ اور مختلف مذاہب کی کتب ہمیشہ زیر مطالعہ رہتیں۔ تمام زندگی میں جو خاص چیز ان میں نظر آئی۔ وہ آپ کی دیوانہ وار تبلیغ تھی۔

تجارت پیشہ حضرات میں یہ عام خیال پایا جاتا ہے کہ دوکاندار کے لئے اپنی دوکان پر مذہبی تبلیغ کرنا کاروباری نقطہ نظر سے مفید ثابت نہیں ہوتا لیکن والد صاحب مرحوم اس اصل کے سخت خلاف تھے۔ انہوں نے اسبات کی کبھی پروا نہ کی کہ تبلیغ سے تجارت کو کیا نقصان پہنچتا ہے۔ بلکہ آپ تبلیغ کی ابتداء ہمیشہ اپنی طرف سے کرتے اور کبھی کوئی ٹریکٹ (جن کا انبار ہر وقت میز پر لگا رہتا تھا) خریدار کو دے کر گفتگو شروع کر دیتے۔

اکثر انگریز خریداروں کا یہ دستور ہوتا ہے۔ کہ اپنی ضرورت کا سامان لے کر زیادہ دیر دوکان پر ٹھہرنا پسند نہیں کرتے۔ لیکن قبلہ والد صاحب کا یہ معمول تھا کہ ادھر کسی انگریز خریدار نے موٹر کھڑی کی۔ اور ادھر سے آپ کوئی ٹریکٹ لئے اس کے پاس جا پہنچتے اور مسکراتے ہوئے اس سے مخاطب ہوتے

Where did Jesus die?

اور کبھی کہتے "The Promised Messiah has come"

اور اس طرح وہ خریدار جو چند منٹ رکنا پسند نہ کرتا آپ کی دلچسپ گفتگو سنکر گھنٹوں باتیں کرتا۔ اور اس گفتگو سے بہت متاثر ہوتا۔ دور دور سے خریدار آپ کے پاس محض تبلیغ سننے آتے۔ چنانچہ اجنبی سے اجنبی شخص کو خواہ سلسلہ کا اشد ترین مخالف کیوں نہ ہو۔ آپ اپنے حسن اخلاق سے باتوں ہی باتوں میں تبلیغ کر کے گرویدہ بنا لیتے۔ احمدیت کی محبت ان کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی خود دیوانہ وار تبلیغ کرتے اور دوسروں کو تبلیغ کی تلقین فرماتے۔

سلسلہ کی تقریباً تمام کتب علاوہ دیگر مذاہب کی کتب کے جمع کر کے ایک اچھے پیمانہ کی لائبریری قائم کی ہوئی تھی۔ گھر کے بیرونی حصے پر احمدیہ لائبریری کا ایک بورڈ لگوایا ہوا تھا۔ تاکہ نو وارد احمدی احباب کو سہولت ہو۔ نیز غیر احمدی متلاشیان حق بھی مستفیذ ہو سکیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کو والہانہ محبت تھی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں آپ کافی عرصہ تک قادیان میں مقیم رہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ساتھ آپ کو از حد محبت تھی۔ اور کوئی جلسہ ایسا نہ ہوتا۔ جس پر آپ پروانہ وار قادیان نہ پہنچتے ہوں تمام صحابہ کرام سے آپ کو ذاتی واقفیت۔ محبت و بے حد حسن ظنی تھی۔ چنانچہ آپ ہمیشہ حضرت حافظ روشن الدین صاحب مرحوم۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم۔ حضرت مولانا نیر صاحب مرحوم۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب بابو فقیر علی صاحب وغیرہ کو ہمیشہ دعا کے لئے لکھتے۔ اور خود کثرت سے ملتے اور آپ نے ان بزرگ ہستیوں کی صحبت سے بہت فائدہ اٹھایا۔

آپ کی تبلیغی دھن کا غیروں پر اتنا اثر تھا۔ کہ جب آپ کی وفات کے بعد ڈیرہ دون میں ایک لمبے عرصہ تک وہاں کے احباب کی سستی کے باعث کوئی جلسہ وغیرہ اور انفرادی تبلیغ نہ ہوئی۔ تو غیر احمدی احباب کہنے لگے کہ خواجہ غلام نبی کی وفات کے بعد تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ احمدی ڈیرہ دون میں ہے ہی نہیں۔ ہمیشہ تمام جماعت کو باجماعت نماز کی تاکید کرتے رہتے اور عموماً مغرب عشاء و فجر کی نماز باجماعت کا انتظام کرتے اور جمعہ کا انتظام بھی اپنے گھر پر کیا ہوا تھا۔ (جب تک کہ مسجد نہ بنی) جب گھر پر ہوتے تو تمام اہل خانہ کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرتے۔ آپ کی آواز نہایت دلکش تھی۔ اور ترنم کے ساتھ خوش الحانی سے قرارت فرماتے۔

تہجد و نوافل کی پابندی ہی آپ کی زندگی کا امتیازی نشان و دعا آپ کی ہر مشکل میں کامیابی کا راز تھی۔ تمام زندگی آپ تہجد و نوافل کے پابند رہے۔ حتیٰ کہ بیماری کی حالت میں بھی سستی نہ کرتے۔ آپ احمدیت کے ایک جانثار خادم تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی ہر مشکل کے وقت مدد کی۔ تنگی و فراخی۔ بیماری و صحت۔ ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ آپ کی اکثر دعائیں قبول ہوئیں۔ آپ رویا نے صادقہ دیکھتے۔ اور بعض مشکلات و دیگر امور کے متعلق آپ کو پہلے سے علم ہو جاتا

نظام سلسلہ کے قوانین پر پوری طرح عمل کرتے اور جس طرح بھی سلسلہ کی کوئی خدمت ہو سکتی اور جب بھی مواقع پیدا ہوتے۔ آپ خدمت سے دریغ نہ کرتے مرکز کی ہر تحریک پر آپ اپنی استطاعت سے بڑھ کر حصہ لیتے۔ اور تمام عزیز و اقارب و جماعت کے احباب کو بھی حصہ لینے کی تلقین فرماتے۔

آپ اپنی نیکی، حسنِ سلوک۔ تقویٰ ایمانداری اور تبلیغی جوش کے باعث جہاں بھی رہے۔ اسجگہ کی جماعت کے صدر و سیکرٹری منتخب ہوئے۔ کلکتہ میں ایک عرصہ تک سیکرٹری و نائب صدر کے فرائض سرانجام دیتے۔ جب تک ڈیرہ دون میں رہے۔ احباب جماعت نے آخر عمر تک امیر جماعت کے منصب پر منتخب رکھا۔ ہر مصیبت و تکلیف میں آپ خدا کے شکر گذار رہتے۔ اور خدا تعالےٰ پر پورا پورا توکل رکھتے صبر و تحمل۔ نظم و ضبط و ایثار کے آپ مجسمہ تھے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ہر سال مختلف مذاہب میں تبلیغ کے لئے جلسوں کا انتظام اور مرکز سے مبلغین بلوا کر تقاریر کا انتظام کرتے۔ اور احباب جماعت کی اخلاقی و روحانی تربیت کا خیال رکھتے۔ آپ نہایت خوش خلق و مہمان نواز تھے۔ تبلیغ کے بعد دوسرا وصف مہمان نوازی کا قدرت کی طرف سے آپ کی طبیعت میں ودیعت کیا گیا تھا۔ کسی مہمان کے آنے کو آپ اپنی خوش قسمتی سمجھتے اور ہر مہمان جو پہلے آپ سے ملتا۔ اسے گھر لے آتے۔ اور ان کی خدمت میں ایک خوشی محسوس کرتے اور حتی الامکان ان کی آسائش و آرام کا خیال رکھتے۔ اکثر فرمایا کرتے کہ مہمانوں کی خدمت کرنا انسانی فرض ہے۔

مبلغین سلسلہ کی عزت و محبت آپ کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور آپ انکا بہت احترام کرتے تحریک جدید کے تمام مطالبات پر ہر ممکن طور پر عمل کرتے۔ اور دوسروں کو عمل کرنے کی تلقین کرتے۔ اپنا چندہ باقاعدہ ادا کرتے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ہر تحریک میں حصہ لیتے۔ حج کی زبردست خواہش تھی۔ مگر زندگی نے وفا نہ کی۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۴۴۳:۔ مستری محمد علی ولد فضل الدین صاحب قوم جٹ پیشہ نجاری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال لدھیانہ ڈاکخانہ مریدکے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد -/۲۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد۔ محمد علی موصی نشان انگوٹھا لدھیانہ ڈاکخانہ مریدکے۔ گواہ شد۔ طالع محمد لدھیانہ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۱۰۷:۔ آمنہ بی بی زوجہ ارشاد احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۶۸ مراد ڈاکخانہ ڈھرانوالہ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ -/۲۰۰ صد روپیہ بذمہ خاوند کے واجب الادا ہے۔ ڈنڈیاں طلائی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ قیمتی -/۵۰ کنٹھ طلائی وزنی ۱/۴ تولہ قیمتی -/۲۵ ۴ روپے کا ہے۔ کل جائداد -/۲۷۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔
الامتہ۔ آمنہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد: چوہدری علی شیر سیکرٹری مال
گواہ شد:۔ چوہدری فضل احمد چک ۱۶۸ مراد
گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۱۰۸:۔ عزیز احمد ولد چوہدری امیر احمد قوم جٹ سدھو پیشہ زمیندارہ عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک 102/6-R ڈاکخانہ فقیروالی ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد موجودہ وقت میں حسب ذیل ہے۔ ۱/۲ ۴ کلہ اراضی نہری ملکیت میری ہے۔ قیمتی -/۲۲۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مرکز پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ تلونڈی جھنگلاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں دو کلہ زمین زرعی بلا شراکت غیرے ہے جو ہندوستان میں رہ گئی ہے اگر وہ اراضی واپس ملی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مرکز پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ موجودہ جائداد ۱/۲ ۴ کلہ چک 102/6-R ریاست بہاولپور میں ہے۔
العبد:۔ عزیز احمد موصی بقلم خود
گواہ شد:۔ محمد عالم ولد چوہدری سردار محمد
گواہ شد:۔ بشیر احمد 102/6-R پریذیڈنٹ

وصیت نمبر ۱۳۱۱۲:۔ امۃ القیوم زوجہ مولوی غلام احمد مبشر صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بلاک ب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں میرے پاس اس وقت صرف ۱/۲ ۱ تولہ سونا مالیت -/۱۵۰ روپے۔ کانٹے ۳/۴ تولہ۔ انگوٹھی ۱/۴ تولہ۔ لاکٹ ۱/۲ تولہ اور اس کے علاوہ ایک ہزار روپیہ مہر جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد پیدا ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان حق دار ہوگی۔ اور میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
الامتہ:۔ امۃ القیوم موصیہ بقلم خود ۶/۱/۵۱
گواہ شد:۔ غلام احمد مبشر مدنی
گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل آڈیٹر تحریک جدید

وصیت نمبر ۱۳۱۲۷:۔ نعیم احمد وسیم ولد حاجی محمد الدین صاحب درویش قادیان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن تھالی ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری ماہوار تنخواہ مبلغ -/۵۴ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیدوں گا نیز مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اور اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد:۔ نعیم احمد وسیم ڈرگ روڈ کراچی موصی بقلم خود پاک ۶۱۳۱ اے سی ایف بیرک نمبر T/۱ ٹی ٹی ایس۔ آر۔ پی۔ اے۔ ایف ڈرگ روڈ کراچی
گواہ شد:۔ محمد شریف موصی نمبر ۱۱۱۱ کراچی۔ گواہ شد:۔ محمد حنیف موصی ۱۲۷۴۳ کراچی۔

وصیت نمبر ۱۳۱۳۳:۔ نثار احمد صاحب ولد شیخ نصیر الدین صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودہا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۳/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ صرف معمولی کاروبار پر ہے جو کہ اوسطاً ماہوار -/۴۰ روپے ہے۔ لہذا میں حصہ آمد کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ ۱/۱۰ حصہ کی کرتا ہوں۔ میں ماہوار حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان مالک ہوگی۔ العبد۔ نثار احمد بلاک نمبر ۲ سرگودہا
گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل بلاک نمبر ۱۲ سرگودہا
گواہ شد:۔ محمود احمد زودہ میڈیکل سٹورز سرگودہا

وصیت نمبر ۱۳۱۳۸:۔ فتح محمد ولد چوہدری محمد عبد اللہ قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی چک 93/6-R ڈاکخانہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ جائداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ۱۰ ایکڑ زمین واقعہ چک نمبر 93/6-R ڈاکخانہ منڈی ہارون آباد میں بلا شرکت غیرے ہے۔ اور دو احاطہ جات رہائشی جو کہ ہم پانچ بھائیوں میں مشترک ہے۔ اور ۱۸ ایکڑ اراضی اور ایک رہائشی مکان اور جلہ ضلع گورداسپور میں ہم پانچ بھائیوں میں مشترک تھی۔ جس پر اب ہندوؤں اور سکھوں کا قبضہ ہے۔ اور اس کے علاوہ اور کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔
چار عدد بیل جو کہ ہم دو بھائیوں میں مشترکہ ہیں چاروں بیلوں میں نصف حصہ میرا ہے۔ اور ایک بھینس بلا شرکت غیرے ہے۔ میں اس جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ نیز اپنی آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت اور بوقت وفات ترکہ کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔
العبد:۔ فتح محمد ولد چوہدری محمد عبد اللہ موصی نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ غلام علی موصی۔ نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ غلام محمد برادر موصی نشان انگوٹھا

وصیت نمبر ۱۳۱۳۲:۔ محمودہ بیگم زوجہ حوالدار محمد نواز صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر حال راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ جون ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد مندرجہ ذیل زیورات پر مشتمل ہے
(۱) نکلس طلائی وزنی تین تولہ حساب -/۸۰ روپے فی تولہ -/۲۴۰ روپیہ
(۲) گلوبند طلائی پانچ تولہ -/۴۰۰
(۳) بندی طلائی ۲ تولہ حساب -/۸۰ روپیہ فی تولہ -/۱۶۰
(۴) چوڑیاں طلائی ۳ تولہ حساب -/۸۰ روپیہ فی تولہ -/۰/۰/۲۴۰
(۵) کڑے طلائی ۴ تولہ " " ۳۲۰
(۶) کانٹے طلائی ۱ تولہ -/۹۰ " ۹۰
(۷) سوئی طلائی نصف تولہ -/۸۰ " ۴۰
(۸) انگوٹھیاں دو عدد وزن نصف تولہ ۴۰
کل میزان ان زیورات کی مبلغ -/۰/۰/۱۵۳۰
مندرجہ بالا رقم -/۱۵۳۰ روپے کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مبلغ -/۲۰۰۰ روپیہ حق مہر میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ ایک سنگر مشین سلائی جس کی قیمت اصلی -/۳۱۲ روپے ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ یعنی کل رقم -/۳/۴ ۳۸۴ قسط وار ادا کردوں گی۔ مجولہ بالا جائداد کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصولی میرے ورثاء پر واجب الادا ہوگی۔
الامتہ:۔ محمودہ بیگم موصیہ بقلم خود
گواہ شد:۔ احمد الدین احمدی سیکرٹری وصایا راولپنڈی
" حوالدار محمد نواز خاوند موصیہ موصی ۱۲۷۶۵

وصیت نمبر ۱۳۱۰۲:۔ بشیر احمد ولد چوہدری برکت علی صاحب قوم گوجر پیشہ فوجی ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ہیڈکوارٹر ۱۴ بریگیڈ چھاؤنی سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد فی الحال مشرقی پنجاب ضلع گورداسپور موضع پھیرو چیچی رہ گئی ہے۔ مغربی پاکستان میں عارضی طور پر تین کلہ زمین موضع کمال پور تحصیل لودھراں ضلع ملتان میں الاٹ ہے۔ جو دوسرے رشتہ داروں کے قبضہ و تصرف میں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ -/۲۷۰ روپے ماہوار ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں یا حاصل کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری منقولہ جائداد اس وقت مبلغ -/۸۰۰ روپیہ نقد ہے۔ اس جائداد کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔
العبد:۔ حوالدار بشیر احمد ایم۔ ٹی نمبر ۶۵۶۱۷۴۴ ہیڈکوارٹر ۱۴ بریگیڈ چھاؤنی سیالکوٹ
گواہ شد:۔ ڈاکٹر شیر محمد عالی سکول آف ملٹری انجینئرنگ چھاؤنی سیالکوٹ
سرفراز علی وارڈ نمبر ۶ کابل روڈ سیالکوٹ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کریں۔

بقیہ صفحہ ۵

خواجہ غلام نبی مرحوم

آپ نے ساری عمر تجارت میں بسر کی۔ اور تجارت بھی ایک کامیاب تاجر کی حیثیت سے۔ آپکا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ اور اسمیں ہر مذہب و ملت کے لوگ شامل تھے۔ آپ حسن اخلاق و حسن سلوک کے مجسم نمونہ تھے۔ مستحقین کی اکثر مدد کرتے رہتے۔ نوکروں سے حسن سلوک کرتے اور دوسروں کو تلقین کرتے۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں عار نہ سمجھتے تھے۔ ان تمام نیکیوں۔ سادگیوں و حسنِ اخلاق کو دیکھکر غیر لوگ بھی آپ کے گرویدہ تھے۔ اور یہی چیز آپ کی تبلیغ کے راستہ میں آسانیاں پیدا کرنے کا باعث تھیں۔ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۱۸ دسمبر ۴۲ء بروز جمعہ دہرہ دون میں وفات پائی۔ آپ کو اپنی وفات سے پہلے خدا تعالے نے رویاء کے ذریعہ اس واقعہ کی خبر دی تھی۔ آپ نے ایک رویا دیکھا جس کا پہلا حصہ آپ کی زندگی میں پورا ہو گیا لیکن دوسرے حصہ کے متعلق فرمایا۔ کہ وہ بابو فقیر علی صاحب سابق اسٹیشن ماسٹر قادیان) کے ذریعہ پورا ہوگا۔ چنانچہ آپ کی بیماری کے ایام میں اچانک بابو صاحب موصوف دہرہ دون پہنچے اور ان نامساعد حالات میں خدا تعالے والد صاحب مرحوم کو قادیان پہنچانے کے ایسے اسباب پیدا کرتا چلا گیا۔ جس میں بابو صاحب موصوف کا بہت بڑا دخل تھا۔ اور اس طرح والد صاحب مرحوم بغیر کسی دقت کے دوسرے ہی دن بہشتی مقبرہ میں اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں جاکر سو گئے۔ خدا تعالے ہم سب کے لئے اسی طرح جنت کے دروازہ کھولے۔ آمین

آخر میں میں تمام بزرگان سلسلہ سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ قبلہ والد صاحب مرحوم کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور ہمارے لئے بھی دعا فرمائیں کہ ہم سب بہن بھائی نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہوں۔ اور تبلیغ احمدیت کو اسی جوش سے پھیلانے والے ہوں۔

سود بنک کے متعلق فتویٰ!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"ہمارا مذہب یہ ہے۔ کہ سود کا روپیہ بالکل حرام ہے۔ کہ کوئی شخص اسے اپنے نفس پر خرچ کرے۔ اور کسی قسم کے بھی ذاتی تصارف میں خرچ کرے یا اپنے بال بچے کو دے یا کسی فقیر مسکین کو دے۔ کسی ہمسایہ کو دے۔ یا مسافر کو دے سب حرام ہے۔ سود کے روپیہ کا لینا اور خرچ کرنا سب گناہ ہے۔ لیکن ایک بات جس پر خدا تعالےٰ نے ہمارے دل کو قائم کر دیا ہے۔ اور وہ صحیح ہے یہ ہے۔ کہ یہ ایام اسلام کے واسطے بڑے مالی مشکلات کے ہیں۔ اول تو مسلمان اکثر غریب ہیں۔ پھر جو امیر ہیں وہ اپنے ذاتی مصارف میں مال اور عیال کے فکر میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ سود کا روپیہ لے لیتے ہیں۔ اور زکوٰۃ نہیں دیتے۔ دونوں طرف سے گنہگاری میں پڑے ہوئے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ غریب ہو یا امیر ہو کسی کو بھی دین اور اسلام کی اشاعت کا فکر نہیں۔ جو زکوٰۃ دیتے ہیں۔ وہ بھی رسمی طور پر دنیاوی عزت کے موقعہ پر اپنا روپیہ خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اپنا جو حق نہ تھا وہ لیتے ہیں۔ اور خدا کا جو حق تھا سو بھی نہیں دیتے اور اس طرح اپنے اندر دو گناہ ایک ہی وقت میں جمع کرتے ہیں۔ غرض اس قدر اسلامی مصیبت کے وقت اگر اس قسم کا روپیہ اشاعت اسلام کے واسطے تالیف کتب میں صرف کیا جاوے۔ تو یہ جائز ہے۔ سود کا روپیہ تصرف ذاتی کے لئے ناجائز ہے۔ لیکن خدا کے واسطے کوئی شے حرام نہیں۔ خدا کے کام میں جو مال خرچ کیا جاوے سو وہ حرام نہیں ہے۔ اس کی مثال اس طرح ہے۔ کہ گولی بارود کا چلانا کیسا ہی ناجائز اور گناہ ہو۔ لیکن جو شخص اسے ایک جانی دشمن کے مقابلہ پر نہیں چلاتا۔ وہ قریب ہے کہ خود ہلاک ہو جاوے۔ لیکن کیا خدا نے نہیں فرمایا کہ تین دن کے بھوکے کے واسطے سؤر بھی حرام نہیں بلکہ حلال ہے۔ پس سود کا مال اگر تم ہم کوئی۔ خدا کے لئے لگائیں سو پھر کیونکر گناہ ہو سکتا ہے اس میں مخلوق کا حصہ نہیں۔ لیکن اعلائے کلمہ اسلام میں اور اسلام کی جان بچانے کے لئے اس کا خرچ کرنا ہم اطمینان اور ثلج قلب سے کہتے ہیں۔ کہ یہ بھی فلا اثم علیہ میں داخل ہے۔ یہ ایک استثناء ہے۔"

(فتاویٰ مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸۰، ۱۸۱)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

اعلان

مستری فیروز دین صاحب سابق ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ ایک قضائی فیصلہ کی تعمیل سے جس کی وجہ سے انہیں -/۳۳۵ روپے ادا کرنے پڑتے ہیں۔ باوجود علم کے گریز کر رہے ہیں۔ لہذا انہیں بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ فیصلہ کی تعمیل میں پندرہ یوم کے اندر اندر ادائیگی کریں ورنہ حسب ضابطہ کاروائی کی جائے گی۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ڈگری تحصیل پسرور میں تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ ڈگری تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا ایک تبلیغی مورخہ $\frac{9}{15}$ ۹ کو منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر مدلل تقریر فرمائی۔ نیز گورو بابا نانک رحمۃ اللہ کے حوالوں سے صداقت اسلام پر روشنی ڈالی بعد میں چوہدری کرنل نظام الدین صاحب نے دفاع پاکستان کے موضوع پر دلچسپ پیرائے میں حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ الحمد للہ کہ مدلل تقاریر کی وجہ سے حاضرین پر ایک خاص اثر تھا۔ قریباً $5\frac{1}{2}$ بجے بخیر و خوبی دعا پر جلسہ ختم ہوا۔"

(سیکرٹری تبلیغ)

ضروری اعلان

پنجاب میں ایک جگہ آئیل ملز میں کام کرنے کے لئے ڈرائیور آئیل انجن۔ اسپیلر مین جیل مین اور بائلر مین وغیرہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ حسب لیاقت ہوگا۔ جو دوست ان میں سے کسی کے خواہشمند ہوں۔ وہ ہمیں اپنی درخواستیں معہ تصدیق یا سفارش امیر یا پریذیڈنٹ مقامی بھجوا دیں۔

نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اعلان نکاح

شیخ رشید احمد ولد شیخ عبد العزیز کا نکاح مسماۃ شمیم اختر بنت شیخ محمد ابراہیم ساکن گھوٹکی ضلع سکھر کے ساتھ بعوض مبلغ -/۵۰۰ روپیہ حق مہر صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعت ہائے صوبہ سندھ نے بمقام گھوٹکی پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے موجب برکت ہو۔ آمین

اکتوبر ۱۹۵۱ء میں

قیمت اخبار جن احباب کی ختم ہو رہی ہے انکی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ ڈاکخانہ سے وی پی کی رقم وصول ہونے میں کئی سال لگ جاتے ہیں۔ بہتر یہی ہے۔ کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے۔

(منیجر)

اینگلو ایرانی کمپنی چار کروڑ پونڈ سے آسٹریلیا میں کارخانہ قائم کرے گی

لندن ۳ اکتوبر۔ اینگلو ایرانی آئل کمپنی آسٹریلیا میں ایسی جگہ تلاش کر رہی ہے۔ جس پر تیل صاف کرنے کا کارخانہ تعمیر کیا جا سکے۔ جس میں روزانہ ۲۰ سے ۳۰ لاکھ گیلن تیل صاف کیا جا سکے۔ کمپنی ملبورن میں تیل صاف کرنے والے کارخانوں میں حکومت آسٹریلیا کی حصہ دار ہے۔ توقع ہے۔ کہ اس جگہ بہت بڑے کارخانے جاری کئے جائیں گے۔ منصوبہ تیار ہو چکا ہے۔ کہ چار کروڑ پونڈ کی لاگت سے آسٹریلیا کا عظیم ترین کارخانہ تعمیر کیا جائے گا (اسٹار)

اشتراکیت کے خلاف سیام کی جنگ

بنکاک ۳ اکتوبر۔ ایشیائی برعظیم میں تھائی لینڈ ہی واحد ملک ہے۔ جس نے کھلم کھلا اشتراکیت کا مقابلہ شروع کیا ہے۔ کوریا میں اشتراکی جارحانہ اقدام کے خلاف لڑنے والی دوسری ایشیائی فوج اسی ملک کی ہے۔

یو۔ امریکہ نے

اس ملک کی رفاقت حاصل کرنے کے لئے پوری فراخدلی سے ڈالر۔ اسلحہ۔ طیارے۔ ادویہ۔ اساتذہ اور مکینکل کاریگروں کی امداد دینی شروع کی ہے (اسٹار)

برطانیہ میں برقی قوت کا ضیاع

لندن ۳ اکتوبر۔ بلیک پول کی ایک کانفرنس میں برطانیہ کے کوئلے کے بورڈ کے ڈائرکٹر نے بتایا۔ کہ برطانیہ کی برقی قوت کا سب سے بڑا ذخیرہ وہ ہے۔ جو ضائع کر دیا جاتا ہے۔ آپ نے کہا۔ برطانیہ دنیا کے صنعتی قائدین میں اپنی جگہ حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن ہر ایک ٹن کوئلے میں سے ۷ ہنڈرویٹ کوئلے کو بطور ایندھن استعمال کر کے ضائع کرنے اور گندھک کو ہوا میں اڑا کر یہ مقصد حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ ہی واشنگٹن سے گندھک کی بھیک مانگنے سے۔ (اسٹار)

آسان اور عام فہم زبان لکھیئے

لندن ۳ اکتوبر۔ برطانی محکمہ ڈاک کے عملے کو ایک کتابچہ دیا گیا ہے۔ جس میں انہیں ہدایت کی گئی ہے۔ کہ عام فہم اور آسان زبان خطوط اور مراسلات میں استعمال کریں۔ ہدایات میں بتایا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص ٹیلیفون لگوانے کی درخواست کرے اور محکمہ اس کی خواہش پوری نہ کر سکتا ہو۔ تو یہ بات آسان نرم الفاظ میں اسے سمجھائی جا سکتی ہے۔ اس سے اسکی یہ تسلی تو ہو جائے گی۔ کہ درخواست پر دانشمندی سے غور کیا گیا ہے۔ اور صحیح وجوہ کی بناء پر اسے مسترد کیا گیا ہے۔

ایک ہاتھ والی ٹائپ مشین

نیویارک ۳ اکتوبر۔ ایک ہاتھ والے لوگوں کی امداد کے لئے ایک فرم نے ایک خاص قسم کی ٹائپ رائٹر ایجاد کی ہے۔ جس پر عام ٹائپ رائٹر سے کچھ کم رفتار پر ایک ہی ہاتھ سے ٹائپ کیا جا سکتا ہے۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ کی طرف سے ۵۹۰ وظائف

نئی دہلی ۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء کے دوران میں اقوام متحدہ کی طرف سے پسماندہ ممالک کے طلباء کو ۵۹۰ وظائف فنی تربیت حاصل کرنے کے لئے دیئے جائیں گے۔ یہ وظائف اسی سال کے آخر تک جاری کر دیئے جائیں گے۔ ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ پسماندہ ممالک کے لئے ملکی ماہرین تیار کئے جائیں۔ تاکہ وہ غیر ملکیوں کی جگہ لے سکیں۔ پچھلے سال بھی اقوام متحدہ کی طرف سے ۵۵۱ وظائف دیئے گئے تھے۔ (اسٹار)

قیدیوں کے ذریعہ سے ۱۰ لاکھ پونڈ کی آمدنی

لندن ۳ اکتوبر برطانی جیلوں کے کمشنروں نے اپنی رپورٹ میں انکشاف کیا ہے۔ کہ قیدیوں کی بنائی ہوئی اشیاء کی فروخت سے ۱۹۵۰ء میں دس لاکھ پونڈ کی آمدنی ہوئی تھی۔ (اسٹار)

پنجاب میں اناج کی صورت حال اطمینان بخش ہے

لاہور ۳ اکتوبر۔ یہاں غذائی مشاورتی کمیٹی کے پہلے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز دولتانہ نے اعلان کیا کہ حکومت پنجاب صوبہ کی اندرون نجی تجارت میں دخل اندازی نہیں کرنا چاہتی۔ صوبہ سے گیہوں کی برآمد پر کنٹرول محض فاضل گیہوں کی فراہمی میں سہولت کی غرض سے قائم کیا گیا تھا۔ میاں ممتاز دولتانہ نے کمیٹی کے ارکان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ اجلاس غیر معمولی حالات یا غذائی قلت کی وجہ سے نہیں طلب کیا گیا۔ کیونکہ پنجاب میں غذائی حالت ازحد قابل اطمینان ہے۔ اس اجلاس کی غرض و غایت ان اصحاب کے قیمتی مشورہ سے فائدہ حاصل کرنا ہے۔ جو صوبہ میں غذائی انتظام کے مختلف پہلوؤں کے متعلق ماہرانہ رائے رکھتے ہیں۔ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہ حکومت غذائی اناج کے کاروبار میں مداخلت کیوں کر رہی ہے۔ میاں ممتاز دولتانہ نے کہا۔ کہ گذشتہ سال سیلاب کے باوجود یہ توقع تھی۔ کہ گذشتہ سال کی اناج کی فصلوں میں سے دو لاکھ ٹن اناج فاضل بچ رہے گا۔ لیکن کسی نہ کسی طرح یہ تمام اناج غائب ہو گیا۔ موجودہ فصل کے آغاز پر ہی اسی سلسلہ میں مرکزی حکومت سے مشورہ لیا گیا تھا۔ اور ہر ایک کی یہی رائے تھی۔ کہ اگر فاضل گیہوں خرید نہ لیا گیا۔ تو اسے چوری چھپے اور ناجائز طریقہ سے ملک سے باہر فروخت کر دیا جائیگا۔

برطانوی عملہ ناقابل برداشت حالات کی وجہ سے ایران چھوڑنے پر مجبور ہوا

لندن ۳ اکتوبر۔ امید ہے آبادان سے برطانوی ماہرین کا انخلاء حفاظتی کونسل میں برطانی مقدمہ اور ہیگ کی عدالت کے فیصلہ پر اثر انداز نہیں ہو گا۔ حفاظتی کونسل کی طرف سے کوئی ایسا اقدام نہیں ہو سکے گا۔ جو برطانی عملے کے اخراج کے نوٹس کو منسوخ کرا سکے۔ اور اگر حفاظتی کونسل کوئی ہدایت جاری بھی کرتی۔ تو ڈاکٹر مصدق اپنا فیصلہ بدلنے پر ہرگز تیار نہ ہوتے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ برطانیہ نے ان ناقابل برداشت حالات کی وجہ سے اپنے عملے کو نکالا ہے۔ جو آبادان میں اس کے لئے پیدا ہو چکے تھے۔ تاہم اقوام متحدہ کے حلقوں میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ خطرناک صورت حال اور گذشتہ دو ہفتوں کی کشیدگی میں لازمی طور پر کچھ کمی واقع ہو جائیگی۔ بعض سفارتی حلقوں کی تجویز ہے کہ اگر کسی غیر جانبدار مصالحت کنندہ کی معرفت اینگلو ایرانی مذاکرات پھر شروع کرا دیئے جائیں۔ تو شاید مصالحت کی کوئی امید پیدا ہو سکے۔ لیکن بعض کا خیال ہے کہ برطانیہ کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اپنی سابقہ پیش کشوں میں مزید اضافہ کر سکے۔

لندن کے اخبارات نے کوئی خاص تبصرہ نہیں کیا۔ البتہ "ڈیلی ہیرلڈ" نے واضح کیا ہے کہ انخلاء کے حکم کے خلاف فوجیں اتارنے کا اقدام کیا جا سکتا ہے لیکن اس اقدام کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ کیونکہ برطانیہ نے اقوام متحدہ کے چارٹر اور قوانین کی پیروی کرنے کا عزم صمیم کیا ہوا ہے۔ اگر عملے کو آبادان میں مقیم رہنے کی ہدایت کی جاتی۔ تو اس سے ان کے لئے جسمانی خطرات پیدا ہونے کا امکان تھا۔ امریکی اخبارات کا اکثر طبقہ برطانوی نقطۂ نظر کی کافی حمایت کر رہا ہے اور یہ تسلیم کرتا ہے کہ اقوام متحدہ کو تنازعہ کا فیصلہ کرانے کا اختیار ہے۔ تین سو ہندوستانی اور پاکستانی ملازمین آج آبادان سے روانہ ہو رہے ہیں۔ (اسٹار)

شاہ فاروق کا پیغام ہمدردی

لندن ۳ اکتوبر۔ قصر بکنگھم میں جس وقت شاہ فاروق کا ہمدردی کا پیغام موصول ہوا۔ اسے اسی وقت شاہ جارج کی خدمت میں اس کے کمرۂ علالت میں پیش کر دیا گیا۔

تنخواہوں میں ۱۳۲ فیصد اضافہ

لندن ۳ اکتوبر۔ برطانیہ کی وزارت محنت کے اعداد و شمار کے مطابق برطانیہ کے ۷۵ لاکھ مزدوروں کو ہر ہفتے ۸ پونڈ تنخواہ ملتی ہے۔ یہ شرح ۱۹۳۸ء کی شرح سے ۱۳۲ فیصد زیادہ ہے ان کارکنوں کی اکثریت . . . . کارخانوں میں ملازم ہے۔ اجرتوں میں اضافے کا باعث فالتو وقت (اوور ٹائم) کا کام ہے

وزارت محنت کا بیان ہے کہ دوران میں ۱۱ لاکھ ۷۵ ہزار مزدوروں کی اجرتوں میں ہفتہ وار تین لاکھ ۴۲ ہزار پونڈ کا اضافہ کیا گیا۔

انڈونیشیا کے تجارتی بیڑے کیلئے بھرتی

لندن ۳ اکتوبر۔ انٹرنیشنل ٹرانسپورٹ ورکرز فیڈریشن کی طرف سے ایک بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ انڈونیشیا کے تجارتی بیڑے کے لئے افسر نہیں مل رہے۔ یہ اطلاع انڈونیشیا کے جہازوں کی کمپنی کے ایک ولندیزی نمائندے نے دی تھی افسر نے فیڈریشن کو بتایا کہ وہ انڈونیشیا کے جہازوں میں کام کرنے کے لئے ولندیزی جہاز رانوں کی خدمات حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے۔

انڈونیشیا میں تربیت کی سہولتیں بہت کم ہیں۔ جن سے جہاز رانوں کی موجودہ کمی دور نہیں ہو سکتی (اسٹار)

مجلس اقوام کے اقتصادی کمیشن کا نیا صدر مقام

بنگکاک۔ ۳ اکتوبر۔ غالباً سیام ایشیاء کا واحد ملک ہے۔ جہاں اقوام متحدہ کے لئے ایک دفتر تعمیر ہو رہا ہے۔ ایک بڑی دو منزلہ عمارت تقریباً مکمل ہو گئی ہے۔ تیار ہونے پر اس عمارت میں اقتصادی کمیشن برائے ایشیاء و مشرق بعید کا دفتر ہو گا۔ جو اس وقت بنگکاک میں متعین ہے۔ نیز بعض دوسری ایجنسیوں کے علاقائی دفاتر بھی اسی عمارت میں منتقل کر دیئے جائیں گے۔ (اسٹار)

لندن۔ ۳ اکتوبر۔ عراق کے ریجنٹ امیر عبداللہ کا اسی ہفتہ عراق واپس چلے جانیکا ارادہ ہے۔ غالباً وہ بغداد پہنچ کر نئی کابینہ کی تشکیل کرانے کا فیصلہ کریں گے (اسٹار)